بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۸ تبوک ۱۳۴۳ ہش ۱۱ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۷ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔ کل حضور نے دو احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ ستمبر۔ کل مورخہ ۱۶ ستمبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجالس انصار اللہ ربوہ احمد نگر اور چنیوٹ کا ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ادا فرمائے اس میں علمائے سلسلہ نے اہم تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں (جلسہ کی مختصر روئداد آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائے گی)

ربوہ ۱۷ ستمبر۔ محترم مولوی عبد المغنی خان صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ گزشتہ ایک ہفتہ سے بعارضہ خونی پیچش و بخار بیمار ہیں۔ اب اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ لیکن بوجہ پیرانہ سالی کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا اور نماز کا حق ادا کرنے کیلئے اپنے اوپر ایک موت وارد کرنی ضروری ہے

نماز نام ہے اس بات کا کہ انسان یہ محسوس کرے کہ میں اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں

"یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا۔ ہرگز نہیں۔ دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں۔ یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے۔ نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو بری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے مگر قبول نہیں ہوتی یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہوگا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے۔ جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال نماز اور دعا کا ہے۔ اسی طرح ہر ایک کام کی شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔ اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پئے نہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یا اگر اس میں سے ایک دو قطرہ پئے تو کیا ہوگا؟ پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہوگا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۸، ۳۱۹)

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۱۷ ستمبر۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیگم محترمہ سیدہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ ۱۶ و ۱۷ ستمبر ۱۹۶۴ء بروز بدھ و جمعرات کی درمیانی شب ساڑھے دس بجے کے قریب لاہور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ آج کسی وقت لاہور سے ربوہ پہنچ رہا ہے۔ ادارہ الفضل اس صدمہ عظیم میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا نیز خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ دیگر افراد نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد اور جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں انکا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین

سعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء

پردہ اور حقِ تقدس مکانی

قرآن مجید اور سنت رسول اللہ میں پردہ کے متعلق صاف صاف احکام موجود ہیں۔ پردہ کی وسعت اور حدود کے متعلق فقہی اختلافات ہوں تو ہوں مگر نفس پردہ کے متعلق قطعاً کوئی اختلاف نہیں ہے۔

قرآن کریم میں عورتوں اور مردوں دونوں کو نگاہ نیچی رکھنے کا حکم ہے دراصل نگاہ نیچی رکھنا پردے کی جان ہے اور جو لوگ اس سے نتیجہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر عورتوں کا پردہ اتنا شدید ہوتا تو مردوں کو نیچی نگاہ رکھنے کا حکم کیوں ہوتا وہ سخت غلطی پر ہیں۔

یہ دراصل بڑا نازک مسئلہ ہے مروجہ برقعہ کی موجودگی میں بھی مرد کا نگاہ نیچی رکھنا ضروری ہے۔ اوّل تو یہ بات اس لئے ضروری ہے کہ مردوں کو عورتوں کی موجودگی میں نگاہ نیچے رکھنے کی عادت پڑ جائے دوسرا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ممکن ہے عورت نے پردے میں نگاہ نیچی نہ کی ہوئی ہو اور اس طرح مرد کا نیچی نگاہ نہ رکھنا عورت کے لئے باعث گمراہی نہ ہو۔ اس حکم میں بڑی حکمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھی ہے۔ خیال تو کیجئے نگاہ کا ملاپ ہی تو اصل فتنہ کی جڑ ہوتا ہے اور آجکل تو دیکھا گیا ہے کہ بعض عورتیں باوجود برقعہ اوڑھنے کے آنکھیں وغیرہ عریاں رکھتی ہیں۔ ایسی صورت میں تو مرد کا نگاہیں نیچے رکھنا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ پھر عورت کے لئے بھی نگاہ نیچی رکھنا لازمی ہے خواہ اس کا چہرہ ڈھکا ہوا ہو اور وہ صرف برقعہ کے سوراخوں ہی سے دیکھ سکتی ہو۔

آج کل افسوس ہے کہ پردے کا رواج کم ہو رہا ہے۔ ہم یہاں ان ضروریات پر بحث نہیں کرنا چاہتے جن کی وجہ سے بعض بڑی پوزیشن کے لوگ پردہ کو ضروری نہیں سمجھتے مگر حقیقت یہ ہے کہ ترک پردہ کسی فرد کے لئے واجب نہیں ہے خواہ وہ کسی پوزیشن میں ہو۔ البتہ پردے کے حدود مقرر کرنا اہل علم حضرات کا کام ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ معاشرہ میں تبدیلی کی وجہ سے چونکہ اب بعض عورتوں کو بھی ملازمت وغیرہ اختیار کرنی پڑتی اور ڈاکٹروں ایسے پیشے میں شامل ہونا پڑتا ہے پردہ حائل ہے یہ بھی غلط ہے۔ خواہ عورت کسی پیشہ میں ہو وہ پردے میں رہ کر اپنا مفوضہ کام سرانجام دے سکتی ہے۔ حتیٰ کہ فوجی کارروائیوں کے دوران بھی عورتیں پردہ میں رہ کر حصہ لے سکتی ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی تاریخ میں ایسی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں کہ عورتیں نقاب پوش ہو کر جنگ میں حصہ لیتی رہی ہیں۔

شاید پردے سے بھی زیادہ اہم چیز رہائش گاہوں کا تقدس ہے جس کو ہم حق البیت التخلیہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ چیز ایسی ہے کہ دنیا کی بے پردہ سے بے پردہ قوم نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ آپ یورپ جیسے بے پردہ ملکوں میں چلے جائیے آپ کو کوئی رہائش گاہ ایسی نہیں ملے گی جس کا تقدس تسلیم نہ کیا گیا ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وحشی سے وحشی اقوام میں بھی رہائش گاہوں کا تقدس قائم رکھا جاتا ہے اور کسی کو اس تقدس کو مجروح کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

گھروں کا تقدس یہ ہے کہ ان میں کوئی غیر نگاہ داخل نہ ہو۔ اسلام نے تو گھروں کے تقدس کو اتنی اہمیت دی ہے کہ اگر کوئی شخص ملاقات کیلئے جائے تو اس کا فرض ہے کہ دروازہ کے سامنے نہ کھڑا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں یہ عادت ہے کہ وہ کبھی ایسی حالت میں دروازہ کے سامنے ہو کر آواز نہیں دیتے بلکہ زنجیر کو کھڑکا کر الگ ہٹ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہمارا قیاس ہے کہ غیر از جماعت مسلمان بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ الغرض مسلمانوں میں یہ عادت راسخ ہو چکی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی محرم بھی آواز یا سلام کئے بغیر مکان کے اندر داخل نہیں ہوتا۔

اگرچہ اسلام میں اس اصول کے لئے شدّت سے حکم دیا گیا ہے تاہم یہ امر انسان کے بنیادی شہری حقوق میں داخل ہے اور کسی ملک میں بھی کوئی شخص کسی دوسرے کے مکان میں جھانک نہیں سکتا۔

قانون میں متقی اور غیر متقی کی تمیز نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ چونکہ فلاں انسان اتنا متقی ہے کہ وہ نہ صرف بری نظر سے انہیں دیکھتا بلکہ نگاہ بھی اونچی نہیں کرتا ایسے شخص سے پردہ کرنا ضروری نہیں یا وہ ملاقات کے لئے آئے تو دروازہ سے الگ ہٹ کر نہ کھڑا ہو۔

لہذا اس ضمن میں یہ بات فراموش نہیں ہونی چاہیئے کہ کسی شخص کو یہ اجازت نہ از روئے اسلام اور نہ از روئے شہریت حاصل ہے کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جو کسی کے پردے اور کسی کے بنیادی حقوق البیت والتخلیہ کی خلاف ورزی پر محمول ہو۔ جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ اسلام اور شہریت کے قوانین کے خلاف جرم کرتا ہے اور قابل مواخذہ ہے۔

اس بات کو پھر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ کوئی قانون بھی ایسا نہیں بنایا جا سکتا کہ جو انسان کے مندرجہ بالا بنیادی حقوق کے خلاف ہو۔ ہر انسان کا بنیادی حق ہے کہ اس کو اپنے گھر میں کلی طور پر تخلیہ حاصل ہو اس کی خلاف ورزی اسلام اور شہریت کے مطابق شدید قسم کا جرم ہے اور اس کا ارتکاب کوئی شخص کرنے کا مجاز نہیں ہے اس سے یہ سمجھ لینا آسان ہے کہ جو بات جرم ہے اس کے مبادیات بھی ممنوع ہیں اور اس میں متقی یا غیر متقی کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ مثلاً اگر تلوار رکھنا ممنوع ہو تو یہ اس کے رکھنے کے لئے یہ کوئی وجہ جواز نہیں ہے کہ تلوار رکھنے والا اتنا متقی ہے کہ وہ اس کا کبھی استعمال نہیں کرے گا۔ عقل کے نزدیک بھی یہ عذر نہایت نامعقول ہے۔

الغرض پردے کے احکام سے تو مسلمان اچھی طرح واقف ہیں اور وہ انسانی بنیادی حقوق جو اس کو اپنے گھر میں کلی طور پر تخلیہ کے متعلق حاصل ہیں ان سے بھی اچھی طرح واقفیت ہے۔ اس لئے کوئی شخص اپنے مکان میں بھی ایسی تعمیر نہیں کر سکتا نہ کوئی ایسا فعل کر سکتا ہے جس سے دوسروں کے ان بنیادی حقوق پر زد پڑتی ہو۔ ایسی باتوں کو نظر انداز کرنے سے نہ صرف معاشرہ میں گندگی پھیلنے بلکہ سخت فتنے برپا ہونے کا امکان ہے۔ اور چاہیئے کہ اس کو پورے زور سے روکا جائے۔ اگر کوئی شخص اپنے مکان کے کسی حصہ میں چھوٹے سے چھوٹا کوئی ایسا سوراخ رکھتا ہے جس سے ہمسائے کے بنیادی حق تخلیہ کی خلاف ورزی ہو سکتی ہے تو اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ جتنا سوراخ چھوٹا ہوگا اتنا ہی زیادہ خطرناک ہوگا۔ کیونکہ دیکھنے والا چھپ کر دیکھ سکتا ہے جو اور بھی بڑا جرم ہے۔

راقم الحروف کو یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک انگلش اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ایک شخص کو اس لئے سزا دی گئی ہے کہ اسنے اپنے اور ہمسایہ کی مشترکہ دیوار میں جھانکنے کے لئے ایک سوراخ نکال لیا تھا۔ اس امر میں یہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی شخص قصداً جھانکے گا یا نہیں۔ بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ جھانکنے کا امکان ہے یا نہیں۔ اگر جھانکنے کا امکان ہو تو کسی شخص کے اتقا یا عادت یا اور اس قسم کے عذر کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ جو شخص بھی ایسا امکان پیدا کرتا ہے قیاس اغلب یہی ہے کہ وہ اس کا استعمال کرتا ہے یا کرے گا اور یہ بھی کوئی عذر نہیں کہ کسی اور شخص نے اس کی خلاف ورزی کی ہے۔ ہر انسان اپنے اپنے کردار کا خود ذمہ دار ہے۔ لاتزر وازرۃ وزر اخرىٰ۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے جس طرح ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلامی معاشرہ میں بے پردگی کو پیدا نہ ہونے دیں اس سے بھی کہیں بہت زیادہ ہمارا فرض ہے کہ حقِ تخلیۃ البیت کی نہایت سختی کے ساتھ حفاظت کریں کیونکہ بے پردگی تو صرف کسی کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا معاشرہ پر برا اثر بالواسطہ پڑتا ہے لیکن تخلیۃ البیت کے حق کی خلاف ورزی دوسروں کے خلاف جرم کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کا اثر معاشرہ میں فساد اور فتنہ انگیزی کا موجب ہو سکتا ہے۔

انصار اللہ کے چندے

اراکین مجلس کو یاد دلانے کے لئے گزارش ہے کہ مجلس انصار اللہ کے تمام اراکین کے لئے چار چندے لازمی ہیں اور ان چاروں مدات میں حصہ لینا ہر رکن کا فرض ہے یہ چندے اور ان کی شرح حسب ذیل ہے:۔

۱۔ چندہ مجلس:۔ آمد پر ½ (نیا پیسہ) فی روپیہ۔

۲۔ اشاعت لٹریچر:۔ ایک روپیہ سالانہ فی رکن۔

۳۔ تعمیر فنڈ:۔ حسب استطاعت (اس وقت تین ہزار روپے کی ضرورت ہے)۔

۴۔ چندہ سالانہ اجتماع:۔ ایک روپیہ سالانہ فی رکن۔

قائد مال
انصار اللہ مرکزیہ

تفسیر نویسی کے مقابلہ کا چیلنج منظور

ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کے مضمون کا جواب

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

سراسر غلط بنیاد

جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اپنے تازہ مقالہ افتتاحیہ زیر عنوان "تفسیر نویسی کے مقابلہ کا چیلنج" کا آغاز یوں کرتے ہیں کہ:۔

"پیغام صلح کی ایک سابقہ اشاعت میں محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے خلیفہ صاحب ربوہ کی سات ذلتوں کا ذکر کیا تھا۔ جو انہیں دعوئے ماموریت کے بعد پے در پے نصیب ہوئی ہیں۔"
(پیغام صلح ۲ ستمبر)

اگر یہ بیان شیخ مصری صاحب کا ہے تب بھی غلط ہے۔ اور اگر جناب ایڈیٹر صاحب کا ہے۔ تب بھی سراسر بے بنیاد ہے۔ مصری صاحب کی "سات ذلتوں" پر نظر کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس سارے مضمون کی بنیاد ہی غلط بیانی پر رکھی گئی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی "دعویٰ ماموریت" نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے مامور ہونے سے صریح طور پر انکار فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ آپ کو ہرگز مامور نہیں مانتی۔ آپ موعود خلیفہ ضرور ہیں مامور بالکل نہیں پس مصری صاحب اور مدیر صاحب پیغام صلح ہر دو نے اپنے اپنے بیان میں ایک غلط بنیاد پر کبھی صحیح عمارت نہیں بن سکتی ؎

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

تفسیر نویسی کا مقابلہ

مدیر صاحب پیغام نے لکھا ہے کہ "چاہیئے تھا کہ ان ساتوں کا ایک ایک کرکے جواب دیا جاتا" اس لئے ہم اس مضمون میں قسط وار ان "ساتوں" پر تبصرہ کریں گے انشاء اللہ مگر چونکہ تفسیر نویسی کے مقابلہ پر الفضل اور پیغام صلح میں بات چل پڑی ہے۔ اور مدیر پیغام صلح نے اپنے تازہ افتتاحیہ کا عنوان بھی "تفسیر نویسی کے مقابلہ کا چیلنج" قرار دیا ہے۔ اس لئے ہم سب سے پہلے اسی کا تذکرہ کرتے ہیں۔

جناب مدیر صاحب پیغام لکھتے ہیں کہ:۔

"خلیفہ صاحب نے لاہور میں مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ کرتے ہوئے ساری دنیا کو چیلنج دیا۔ کہ جو کوئی چاہے قرآن کریم کے جس مقام کو چاہے چن لے اور اس کے متعلق تفسیر نویسی میں مجھ سے مقابلہ کرلے۔ اس پر حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے ان کے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے جب بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے بلایا تو ایسی چپ سادھی کہ آج تک خدا کے برگزیدوں کا معاملہ ہے۔" (پیغام صلح ۲ ستمبر ۶۳ء)

اس بیان کے بعد مدیر صاحب موصوف نے جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے انگریزی ترجمۃ القرآن اور ان کی اردو میں تفسیر بیان القرآن کی تعریف میں نصف کالم بھر دیا ہے۔ مگر جناب مصری صاحب کی کسی تفسیر کا ذکر نہیں فرمایا۔ نیز مولوی صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تفسیر کبیر کے بارے میں نہایت سادگی سے فرمادیا ہے کہ

"وہ سوائے طول نویسی کے اور کیا ہے"۔

تفسیر کبیر اور بیان القرآن کے موازنہ کے لئے طریق فیصلہ

میں ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے چیلنج تفسیر نویسی پر پرانی باتوں کو دہرانے کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتا۔ اخبارات و رسائل سلسلہ کے اوراق میں سب باتیں محفوظ ہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ کون خاموش رہا۔ اور کس نے چپ سادھ لی تھی۔ اور یہ بھی سب پڑھے لکھے لوگ جانتے ہیں تفسیر کبیر اور بیان القرآن میں کیا نسبت ہے اس بحث کو طول دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے بارے میں بلا ضرورت کچھ لکھنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

ہاں غیر مبایع دوستوں کے سامنے فیصلہ کی ایک آسان صورت پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اس پر غور فرمائیں گے۔ اور وہ صورت یہ ہے کہ قرآن مجید کی سورۃ الکہف کو زمانہ حاضرہ کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے بھی اپنی تفسیر میں بھی اپنی تفسیر میں سورۃ الکہف کی تفسیر درج فرمائی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی تفسیر کبیر میں سورۃ الکہف کی تفسیر شائع فرمائی ہے۔ تجویز یہ ہے کہ بیان القرآن اور تفسیر کبیر ہر دو سے سورۃ الکہف کی تفسیر فریقین کے خرچ پر مشترکہ طور پر شائع ہوجائے۔ اور جملہ قارئین کرام کو دعوت دی جائے۔ کہ وہ خدا ترسی سے کام لے کر دونوں تفسیروں کو پڑھ کر موازنہ کرلیں اور اندازہ لگالیں کہ کس تفسیر میں حقائق و معارف ہیں کونسی تفسیر روحانیت وعلمی تحقیقات سے لبریز ہے۔ اور کس کی تفسیر محض سابق مفسرین کی خوشہ چینی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس موازنہ سے خود بخود کھل جائے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کس کے ساتھ ہے۔ اور کسے آسمانی نوروں سے نوازا گیا ہے۔ یہ موازنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قسم کی گالی گلوچ اور دلآزاری کے بغیر ہوسکتا ہے سال ہا سال قبل یہ طریق فیصلہ ایک مرتبہ پہلے بھی پیش کیا گیا تھا۔ کیا اب ہی ہمارے غیر مبایع بھائی اس طریق کو منظور فرمائیں گے

مصری صاحب کو عربی اور اردو میں تفسیر نویسی کی دعوت

باقی رہے مصری صاحب وہ کہتے ہیں کہ وہ بھی تفسیر نویسی میں مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ چونکہ خلافت ثانیہ سے علیحدگی کے بعد آج تک وہ غیر شرعی ڈگر پر چل رہے ہیں اور قرآنی ہدایات کے صریح خلاف اشاعت فاحشہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس لئے ان سے تفسیری مقابلہ کے لئے سورۃ نور کو تجویز کیا جاتا ہے۔ اس طرح تفسیری مقابلہ بھی ہوجائے گا۔ اور ان کے مسلک کی ازروئے قرآن مجید تغلیط بھی ہوجائے گی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خود تو بوجہ بیماری خود یہ مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔ البتہ یہ خاکسار حضور کے ایک ادنےٰ خادم کے طور پر جناب شیخ مصری صاحب سے اس تفسیری مقابلہ کے لئے تیار ہے وباللہ التوفیق چاہیئے کہ خدا ترسی اور تقوےٰ کو مدنظر رکھ کر شیخ صاحب اس مقابلہ کو قبول فرمائیں۔

میں شیخ صاحب موصوف کو دعوت دیتا ہوں کہ بہتر ہوگا کہ ہم دونوں اپنی اپنی جگہ پر سورۃ نور کی تفسیر عربی زبان میں لکھیں۔ اور پھر اسے مشترکہ خرچ پر شائع کردیا جائے۔ اس طرح اس روحانی اور علمی مقابلہ سے اہل علم کو فائدہ اٹھانے کا بخوبی موقعہ مل سکے گا۔

اگر آپ عربی زبان کی بجائے اردو زبان میں ہی تفسیر لکھنا پسند کریں تو مجھے یہ بھی منظور ہے۔ کیونکہ مقصود اظہار و تفاخر نہیں۔ بلکہ صرف احقاق حق ہے۔ مگر شرط وہی تقوےٰ اور خدا ترسی کی ہے۔ پھر مجھے یہ بھی منظور ہوگا کہ ہم دونوں اپنی اپنی جگہ سے سورۃ نور کی تفسیر لکھیں۔ اور یہ بھی منظور ہوگا کہ بالمقابل بیٹھ کر لکھیں مگر صفحات یا الفاظ کی حد بندی ضروری ہوگی تاکہ کوئی شخص بلا وجہ اور بے ضرورت یونہی لکھتا نہ چلا جائے۔ بہرحال جو بھی صورت ہوگی طرفین کے لئے یکساں اور مساوی ہوگی۔

میں نے سورۃ نور کی تفسیر کے انتخاب کی وجہ اوپر ذکر کردی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے غیر مبایع دوستوں کو اس سے اتفاق ہوگا۔ یہ تجویز کسی نمائش یا علمی غرور کا نتیجہ نہیں اور نہ ہی اس سے کسی کا استخفاف مقصود ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے حقیقی احمدیت کے موقف کی بلندی و برتری کا اثبات مدنظر ہے۔ واللہ الموفق والمعین وھو خیر الراحمین۔

قادیان جانے والوں کے لئے ضروری ہدایات

بعض مصالح کے تحت فیصلہ کیا گیا تھا کہ جو احباب اپنے عزیزوں کی ملاقات یا شعائر اللہ کی زیارت کے سلسلہ میں قادیان جائیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے اس کی باقاعدہ تحریری منظوری لے کر جائیں۔ اس ہدایت کا وقتاً فوقتاً روزنامہ الفضل میں بھی اعلان ہوتا رہتا ہے مگر [illegible] ہے کہ بعض احباب اس ہدایت کی تعمیل میں تساہل سے کام لیتے ہیں لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب جماعت کو پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ احباب اس کی پابندی اختیار فرمائیں۔ اجازت حاصل کرنے کے سلسلہ میں جو درخواست نظارت ہذا میں بھجوائی جائے امیر پریذیڈنٹ یا امیر مقامی کی سفارش کا ہونا ضروری

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ حیدرآباد کے لئے

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا پیغام

اجتماع انصار اللہ حیدرآباد جو ۵-۶ ستمبر کو منعقد ہوا جسکے لئے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے انصار کے نام مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا ہے:-

احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مجھے یہ سنکر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ یہاں ذکر الٰہی اور خدا اور اسکے رسول کی باتیں سننے کے لئے ایک بار پھر جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہ اجتماع آپ سب کے لئے نہایت بابرکت ثابت کرے اور جو نیک باتیں آپ یہاں سنیں گے انپر عمل کرنے کی آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کو ازحد مسرت ہوتی اگر آپ کی خواہش کے مطابق خاکسار خود اس اجتماع میں آپ کے ساتھ شریک ہوتا مگر بعض ضروری مصروفیات اس امر میں مانع ہیں اس لئے خاکسار شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو اپنی طرف سے اور مجلس مرکزیہ کی طرف سے اس اجتماع میں شرکت کے لئے بطور نمائندہ بھجوا رہا ہے۔

دوستوں کو یہ امر ہمیشہ مستحضر رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید ایک بہت بڑی دولت ہے جس میں قیامت تک کی ہماری ہر قسم کی دینی اور دنیوی مشکلات کا حل موجود ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن جواہرات کی تھیلی ہے
اور لوگ اس سے بے خبر ہیں۔"
(الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۱ء)

پس ہمیں قرآن مجید کو حرز جان بنائے رکھنا چاہیئے اور ہمارے گھروں میں قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کا عام چرچا ہونا چاہیئے تا ہم میں سے ہر ایک اسے سمجھنے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ قرآن مجید کی تاثیر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت لو انزلنا ھذا القراٰن علیٰ جبل لرایتہٗ خاشعًا متصدعًا من خشیۃ اللہ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک تو اسکے یہ معنی ہیں کہ قرآن شریف کی ایسی تاثیر ہے کہ اگر پہاڑ پر وہ اترتا تو پہاڑ خوف خدا سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور زمین کے ساتھ مل جاتا۔ جب جمادات پر اس کی ایسی تاثیر ہے تو بڑے ہی بیوقوف وہ لوگ ہیں جو اسکی تاثیر سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۳۱)

اور قرآن مجید سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک تو انسان کے دل میں خدا تعالےٰ سے شدید محبت ہو تا اسکے دل میں تڑپ پیدا ہو کہ وہ اسے حاصل کرنے کے لئے ذرائع معلوم کرے اور اس غرض کے لئے قرآن مجید پر غور کرے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی آیت کے دوسرے معنی بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اور دوسرے اسکے یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔ اوّل تکبّر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جسنے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جائے اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دور کرے۔ عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس سے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر متصدّعًا ہو جاتا ہے اینٹ سے اینٹ جدا ہو جاتی ہے ایسا ہی اسکے پہلے تعلقات جو موجب گندگی اور الٰہی نارضامندی کے تھے وہ سب تعلقات ٹوٹ جائیں اور اب اسکی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اور عداوتیں صرف اللہ تعالےٰ کے لئے رہ جائیں۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۳۰)

پس قرآن مجید کے معارف اور انکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اور اسکی رضا حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ ایک انسان حد درجہ عجز و انکسار کیساتھ اسکے حضور نہ جھکے اس طرح کہ وہ اپنے اوپر فنا وارد کرلے۔ اور اسکے دل میں تکبّر کا شائبہ تک نہ رہے اور جبتک کہ وہ انقطاع الی اللہ کا کامل ثبوت نہ دے۔ مگر اسکے لئے ضروری ہے کہ انسان کا دل صاف ہو اور اس میں کسی قسم کا میل اور کدورت نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف کو ذو المعارف کہنا چاہیئے ہر مقام میں کئی معارف نکلتے ہیں اور ایک نکتہ دوسرے نکتہ کا نقیض نہیں ہوتا مگر زود رنج، کینہ پرور اور غصہ والی طبائع کیساتھ قرآن شریف کی مناسبت نہیں اور نہ ان پر قرآن مجید کھلتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۲۲۱)

اللہ تعالےٰ ہم سب کے دلوں کو صاف کر کے انہیں اپنی محبت سے بھر دے۔ اپنی رضا کی راہ پر چلنے کی توفیق دے اور قرآنی معارف و جواہرات کے خزائن سے ہمیشہ مالا مال رکھے۔ آمین۔

آپ کا بھائی

(خاکسار مرزا ناصر احمد)

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم حاجی میاں تاج محمود صاحب آف چنیوٹ کا ذکر خیر

مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ

"محترم حاجی تاج محمود صاحب مرحوم آف چنیوٹ جو گزشتہ جولائی میں وفات پا گئے ہیں ہمارے ایک درویش بھائی مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی مرحوم کے والد ماجد تھے۔ شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی نے اپنی درویشی کے ایام قادیان میں اس رنگ میں گزارے کہ انھیں دیکھ کر سادگی خلوص عبودیت اور ریاضت کا مفہوم واضح ہوتا تھا۔ اپنے مفوضہ فرائض کے علاوہ ان کے اوقات کا ایک ایک لمحہ ذکر الٰہی میں گزرتا تھا۔ وہ مسجد کی رونق تھے اور مومنانہ سیرت کے مالک تھے افسوس کہ وہ بیماری کی حالت میں ہی قادیان سے ڈھاکہ گئے اور وہیں وفات پائی اور پھر ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم کے والد حاجی تاج محمود صاحب کی وفات جب حال ہی میں ہوئی تو کچھ تو اسی درویشی کے تعلق سے اور کچھ اس لئے کہ حاجی تاج محمود صاحب مرحوم ہمارے مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ کے چچا تھے اور بانی صاحب سے تقسیم ملک سے قبل بھی مرکز سے قربانیوں کا ایک تعلق تھا اور تقسیم ملک کے بعد تو مرکز قادیان اور درویشوں کے حق میں ان کی قربانیوں نے بہت نمایاں رنگ اختیار کر لیا ہے اس لئے میں نے مکرم بانی صاحب کو تحریک کی کہ وہ حاجی تاج محمود صاحب کے حالات زندگی تحریر کر کے بھجوائیں تاکہ سلسلہ کے اخبارات میں شائع ہو کر محفوظ ہو جائیں۔ چنانچہ انھوں نے یہ حالات ارسال کئے ہیں جو ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔" (صاحبزادہ مرزا وسیم احمد قادیان)

میرے والد میاں حاجی سلطان محمود صاحب اور چچا میاں حاجی تاج محمود صاحب حقیقی بھائی تھے۔ دونوں شراکت میں کلکتہ میں جفت فروشی کا کاروبار کرتے تھے ابتدا میں ان کی دکان بہو سٹریٹ میں واقع تھی۔ اس ایریا میں کوئی مسجد نزدیک نہیں تھی اس لئے دونوں نے باتفاق رائے فیصلہ کیا کہ دکان ایسے علاقہ میں بنائی جائے جہاں پانچوں وقت اذان کی آواز کانوں میں پڑے اور مسجد میں باجماعت نماز کا شرف حاصل ہو۔ اس لئے انھوں نے لوئر چیت پور روڈ پر دکان لے لی جو کلکتہ کی جامع مسجد کے قریب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے اس فعل کو ایسی قبولیت بخشی کہ پہلا علاقہ جفت فروشی کے لحاظ سے اجڑ گیا اور یہ نیا علاقہ آباد ہو گیا۔ اور اب تک کلکتہ کی سب سے بڑی منڈی ہے۔

دونوں بھائی مذہبًا اہل حدیث تھے بڑے ہی دیندار تھے۔ اور اکثر ان کی دکان پر خدا اور رسول کی باتیں ہوتی رہتی تھیں۔ میرے والد صاحب نے چنیوٹ میں اسلامیہ ہائی سکول کا اجراء کیا، جس کی وجہ سے انھوں نے برادری میں "بانی" کا خطاب پایا نیز انھوں نے لڑکیوں کو ورثہ نہ دیئے جانے کی قباحت کے خلاف پرزور احتجاج کیا اور اسی سلسلہ میں ایک کتاب "ظلم پنجاب" کی اشاعت کی اور ہزاروں روپے اپنی گرہ سے خرچ کئے۔

غالبًا ۱۹۰۲ء میں چچا حاجی صاحب کی توجہ احمدیت کی طرف مائل ہوئی۔ جس کی میرے والد صاحب نے مخالفت کی اور دکان پر مولوی ثناء اللہ صاحب کا ہفتہ وار اخبار اہل حدیث اور ماہوار رسالہ "مرقع قادیانی" منگوانا شروع کیا

اس کے باوجود چچا حاجی صاحب پر احمدیت کے دلائل نے ایسا اثر کیا کہ وہ انہی ایام میں احمدی ہو گئے۔

ہماری برادری میں بہت شور ہوا۔ مختلف اہل حدیث علماء کے وعظ کرائے گئے اور دوسرے ذرائع سے بھی حاجی صاحب پر دباؤ ڈالا گیا اسی سلسلہ میں ایک دفعہ کولوٹولہ کلکتہ کی مسجد اہل حدیث میں مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی نے حاجی صاحب کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ حاجی صاحب نے ان سے عرض کیا کہ میں نے تو اس لئے مرزا صاحب کی بیعت کی ہے کہ ایسا کرنے کے لئے خدا اور رسول نے حکم دیا ہے اگر نہ مانوں تو روز قیامت خدا کو کیا جواب دوں گا۔" اس پر ان مولوی صاحب نے خانۂ خدا میں کھڑے ہو کر یہ فرمایا کہ "اس کا میں ذمہ لیتا ہوں تم وہاں یہی عرض کرنا کہ عبد الجبار نے مجھے منع کیا تھا۔" یہ سن کر حاجی صاحب نے سادگی سے کہہ دیا کہ جب آپ ذمہ لیتے ہیں تو پھر میں احمدیت سے علیحدہ ہوتا ہوں۔

پس پھر کیا تھا شور مچ گیا کہ حاجی صاحب نے مرزائیت سے توبہ کر لی ہے ہماری بدقسمتی سے ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہو گئی۔ اور میرے والد صاحب کا ۱۹۰۹ء میں انتقال ہو گیا۔ اس دوران میں حاجی صاحب کے سینہ میں احمدیت سے عشق کی چنگاری سلگتی رہی ایک احمدی بزرگ شیخ میاں محمد حسین صاحب مرحوم (والد ماجد حافظ عزیز احمد صاحب) نے مولوی عبد الجبار صاحب کی مذکورہ بالا ذمہ داری لینے کے بارہ میں حاجی صاحب کو توجہ دلائی کہ قرآن مجید کی واضح آیت لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کی موجودگی

ہیں اس ذمہ داری کی کیا حقیقت ہے۔ حاجی صاحب نے قرآن مجید باترجمہ پڑھا ہوا تھا۔ اور چنیوٹ کی برادری کے تقریباً ہر خاندان نے ان سے یہ فیض حاصل کیا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ آیت سنکر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ گویا یہ آیت اب نازل ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے مولویوں سے طبیعت مزید متنفر ہو گئی۔ اور احمدیت کے دائرہ میں دوبارہ داخل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

اس پر برادری میں دوبارہ بہت شور پڑا۔ اور چنیوٹ میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو مناظرہ کے لئے لایا گیا۔ قادیان سے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تشریف لائے۔ شرائط طے نہ ہو سکنے کی وجہ سے مناظرہ تو نہ ہوا۔ لیکن مسجد شاہی چنیوٹ میں احمدیت کے خلاف لیکچر ہوا۔ اس میں مقرر نے سراسر خلاف واقعہ بات بیان کی۔ کہ احادیث کی رو سے امام مہدی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہونا ہے۔ اور اسی لئے روضۂ مبارک میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔ یہ بیان کرکے مولوی صاحب نے حاضرین مجلس کو پکار کر کہا۔ کہ آپ لوگوں میں سے جنہوں نے حج کے سلسلہ میں مدینہ منورہ کی زیارت کی ہے انہوں نے دیکھا ہوگا کہ روضہ مطہرہ کے گنبد میں ایک سوراخ ہے۔ وہاں سے یہ صاف نظر آتا ہے۔ کہ اندر ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔ حاضرین میں سے اکثر حاجیوں نے اثبات میں جواب دیا۔ لیکن بعد ازاں حاجی صاحب نے تقریباً ہر ایک کو توجہ دلائی۔ تو سب نے اقرار کیا۔ کہ اندر تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ مگر ہم نے لیکچر کے موقعہ پر مقرر کی عزت رکھنے کیلئے ان کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔ لاحول ولا قوۃ۔

کچھ عرصہ کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی چنیوٹ میں وعظ کرنے اور حاجی صاحب کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کیلئے لایا گیا۔ مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاجی صاحب نے اخلاص اور استقامت میں اور بھی ترقی کی۔

۱۹۱۸ء میں کلکتہ میں مولوی عبدالرحیم صاحب کشمیری آنریری مبلغ تھے ان کے وعظ و نصیحت سے اور حاجی صاحب کے چھوٹے بیٹے میاں محمد یعقوب صاحب مرحوم جن کو بعد میں قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ! اس موقعہ پر میرے غیر احمدی رشتہ داروں نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور ایک صاحب نے تو مجھے اپنے گھر بلا کر طمانچے بھی رسید کئے۔

انہی ایام میں کلکتہ میں اہل حدیث کانفرنس کے سلسلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ میرے غیر احمدی رشتہ دار اکٹھے ہو کر ہماری دکان پر آئے۔ اور حاجی صاحب کو کہا کہ ہم اپنے اس بچے کو مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں احمدیت سے توبہ کرانے کیلئے لے جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے جواباً کہا۔ کہ میں بھی آپ کا رشتہ دار ہوں۔ مجھے بھی اپنے ہمراہ لے جائیں۔ انہوں نے کہا۔ آپ بھی چلیں۔ اس پر

حاجی صاحب نے فرمایا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر تمہیں کسی ایسی جگہ جانا پڑے۔ جہاں جان یا ایمان کو خطرہ پیش آنے کا احتمال ہو۔ تو دو نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ لیا کرو۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہم دونوں نے نوافل ادا کئے۔ وہ لوگ ایک طرف بیٹھ کر انتظار کرتے رہے۔ بعد ازاں یہ سارا گروہ جو غالباً چالیس پچاس افراد پر مشتمل تھا مولوی ثناء اللہ صاحب کی فرودگاہ پر پہنچا۔ صبح کا وقت تھا مولوی صاحب نے ابھی ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔ اور صحن میں ایک چوبی تخت پر بیٹھے ہوئے اخبار بدر کے پرانے فائل میں سے کچھ نوٹ لکھ رہے تھے۔ ہمیں دیکھکر مولوی صاحب کو طبعاً کچھ حیرانی سی ہوئی اور دریافت کیا۔ کہ کیا معاملہ ہے۔

اس پر مجھے طمانچہ مارنے والے بزرگ نے عرض کیا کہ مولوی صاحب! ہمارا یہ بچہ ان حاجی تاج محمود صاحب کی وجہ سے کل میرزائی ہو گیا ہے۔ اسے توبہ کرانے کیلئے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ ہاں ان حاجی صاحب کو تو میں جانتا ہوں۔ اور مجھے مخاطب ہو کر فرمایا۔ بیٹا۔ یہاں میرے پاس آجاؤ۔ میں اٹھکر مولوی صاحب کے زانو کے پاس اس چوبی تخت پر بیٹھ گیا۔ اور مولوی صاحب نے اخبار بدر میں سے کوئی حوالہ پڑھ کر سنانا شروع کیا۔ اس پر مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔

میں:۔ مولوی صاحب! یہ تو اس گھر کے اندر کی باتیں ہیں۔ آپ تو اس امر کے دعویدار ہیں۔ کہ اس گھر میں داخل ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ دلیل دیکر فرمائیں کہ کیوں نہیں داخل ہونا چاہیئے؟

مولوی صاحب:۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ مگر پہلے تم بتاؤ کہ اس گھر میں کیوں داخل ہوئے ہو۔

میں:۔ قرآن مجید میں آٹھویں سپارے میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئیں اور وہ تم پر میری آیات پڑھتے ہوں تو تم میں سے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اصلاح کی انہیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

مولوی صاحب:۔ اس آیت میں تو بنی آدم مخاطب ہیں۔

میں:۔ میں بھی بنی آدم میں سے ہوں۔ اور اس آیت کے نزول کے بعد کے سارے بنی آدم اس کے مخاطب ہیں۔

اس پر مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ لڑکا کل میرزائی ہوا ہے۔ مگر مجھے تو اس کی یہ مرض پرانی معلوم ہوتی ہے۔ میرا آج فلاں جگہ میرزائیت کے خلاف لیکچر ہے۔ اور میں نے اس کیلئے تیاری کرنی ہے۔ آپ صاحبان اس کو پھر کسی مناسب وقت پر میرے پاس لے آویں۔ یہ سنکر مولوی صاحب کے سب شیدائی بہت بددل ہو کر وہاں سے واپس آگئے۔

انہی ایام میں حاجی صاحب کے بڑے بیٹے میاں محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم آگرہ میں کاروبار کرتے تھے ان کی طرف حاجی صاحب نے خط لکھا۔ اور احمدیت قبول کرنے کی تحریک کی۔ مگر انہوں نے جواب میں اپنا ایک خواب تحریر کیا۔ اور بیعت میں پس و پیش کیا۔

لیکن جب اس خواب کی تعبیر ان کو بتلائی گئی۔ تو انہوں نے صدق دل سے بیعت کر لی۔ اور ساری عمر نیکی اور پارسائی میں گذاری۔

حاجی صاحب گو کاروبار کرتے تھے مگر کاروباری ہتھکنڈوں سے سخت متنفر اور بیزار تھے۔ ہر پہلو سے اور ہر وقت دیانت اور امانت ان کے پیش نظر رہتی تھی۔ خریداروں۔ ہمسائیوں اور ملازمین سے ہمیشہ نیک سلوک سے پیش آتے تھے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا بہترین نمونہ تھے۔

آگرہ میں ان کے بڑے بیٹے کو کاروباری خسارہ ہوا۔ اور وہ قریباً پانچ ہزار کے مقروض ہو گئے۔ چونکہ حاجی صاحب کی زندگی میں وہ صاحب جائیداد نہیں تھے۔ اسلئے قرضخواہوں کیلئے اس خطیر رقم کا وصول کرنا مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ بعض غیر احمدی رشتہ داروں نے حاجی صاحب کو مشورہ دیا۔ کہ قرضخواہوں کو اس وجہ سے روپیہ میں چار آنے کر فارغ کر دینے پر راضی کیا جا سکتا ہے۔ مگر آپ نے نہ صرف یہ کہ اس مشورہ کو پسند نہ کیا۔ بلکہ ان مشوروں پر سخت ناراض بھی ہوئے اور قرضہ کی پائی پائی ادا کر دی۔

حاجی صاحب موصی تھے۔ جائیداد کا دسواں حصہ ادا کرنے کی تڑپ ان کے دل میں رہتی تھی۔ ۱۹۲۹ء میں واقفکاروں سے جائیداد کی قیمت لگوا کر بارہ ہزار کا دسواں حصہ ۱۲۰۰/- انہوں نے یکمشت ادا کر دیا۔ ملکی تقسیم سے قبل اکثر قادیان تشریف لایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ گاڑی بٹالہ میں نہ ملنے پر وہاں سے پیدل قادیان پہنچ جایا کرتے تھے۔ تاکہ شام کی نماز حضرت اقدس کی اقتداء میں پڑھنے کا شرف حاصل کر سکیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بڑا اخلاص رکھتے تھے۔

چنیوٹ میں مستورات عند الملاقات ایک دوسری کو السلام علیکم کہنا معیوب سمجھتی تھیں۔ حاجی صاحب نے اپنے گھر والوں کو سختی سے ہدایت کی۔ کہ اس سنت کا اجراء کریں۔ چنانچہ ہمارے گھر کی مستورات نہایت پابندی سے اس پر عمل کرنے لگیں۔

آپ نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادیاں سراسر اسلامی رنگ میں کیں۔ اور کسی قسم کی خلاف شرع اور فضول رسم و رواج کو نزدیک بھی نہ آنے دیا۔ ایک بیٹی کو رخصتانہ کے وقت ڈولی میں نہیں بٹھایا۔ بلکہ دلہن کا ایک بازو حاجی صاحب نے خود تھاما۔ اور دوسرا اس کی دادی صاحبہ نے۔ اور اسے سسرال میں پیدل پہنچا دیا۔ اور اس طرح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے رخصتانہ کی طرز کی تقلید کی۔

آپ کی یہ بیٹی ۱۹۲۵ء میں فوت ہو گئی۔ ۱۹۲۹ء میں ان کے داماد کے دوسری شادی کا پروگرام بنایا۔ تو حاجی صاحب نے رضا و رغبت سے سارے انتظام کئے۔ بلکہ نکاح بھی خود پڑھا۔ اور ہمیشہ اس نئی آنیوالی لڑکی سے اپنی بیٹی کی طرح محبت اور نیک سلوک کرتے رہے۔

۱۹۳۹ء میں رمضان شریف کے مہینہ میں ان کی اہلیہ کی وفات ہوئی۔ حاجی صاحب بمع چند اور احمدیوں کے تراویح کی نماز پڑھ رہے تھے ان کا ایک نواسہ جو ما شاء اللہ حافظ قرآن تھا۔ قرآن مجید سنا رہا تھا۔ ساتھ والے مکان سے رونے کی آوازیں آئیں اور ایک لڑکے نے آکر بتلایا

کہ حاجی صاحب کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس وقت چار تراویح پڑھی جا چکی تھیں۔ اس حادثہ کی اطلاع پاکر حاجی صاحب نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اور اپنے نواسہ کو ہدایت کی۔ کہ بقیہ چار تراویح میں حسب معمول قرآن مجید سنائے۔ پوری نماز ختم کرنے کے بعد وہ اور دیگر اقربا میت والے مکان میں گئے۔ اسی طرح حاجی صاحب نے خود بھی صبر و رضا کا اعلےٰ نمونہ دکھایا۔ اور دیگر عزیزوں کی بھی ایسی ہی تربیت کی۔

۱۹۲۱ء میں چنیوٹ میں جب مسجد احمدیہ تعمیر ہوئی تو اس دن سے آخری ایام تک وہ مسجد ان کا ملجا و ماویٰ بنی رہی۔ اور آپ وہاں گویا دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ ہر وقت قرآن مجید کی تلاوت اور وعظ و نصیحت میں لگے رہتے تھے۔ اذان دینے کا بہت شوق تھا۔ اور بڑے خلوص۔ جوش اور بلند آواز سے اذان دیتے تھے۔ اردو لکھ نہیں سکتے تھے۔ مگر روانی سے پڑھ لیتے تھے۔ اپنے قریبی عزیزوں سے ہندی میں خط و کتابت کرتے تھے۔ اور ہر خط میں یہ نصائح بالالتزام تحریر فرماتے تھے (۱) خدا کو یاد رکھو۔ (۲) اسلام کی خدمت کرو۔ (۳) موت کو کبھی نہ بھولو۔ (۴) خدا کے سامنے اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ (۵) ایک دن قبر میں ضرور جانا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

آپ نے تقریباً ایک سو برس کی عمر پائی۔ ان کی جوانی اور بڑھاپا یکساں رنگ میں تقویٰ اور دینداری میں گذرا۔ شاذ ہی کوئی ایسا فرد بشر ہوگا۔ جس سے ان کی ملاقات ہوئی ہو اور انہوں نے اسے احمدیت کی تبلیغ نہ کی ہو۔ برادری کی خوشی و غمی کی مجالس میں شامل ہوتے تھے۔ مگر ہر موقع پر پند و نصائح سے نوازا کرتے تھے۔

آپ کے دونوں بیٹے اور دونوں بیٹیاں آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپ کو نسلاً بعد نسلٍ کی نعمت سے نوازا۔ اور یکصد کے قریب اولاد در اولاد آپ نے دیکھی۔ جن میں سے بیشتر احمدیت کے خادم اور اطفال ہیں۔

آپ کی وفات یکم جولائی گذشتہ کو لائل پور میں ہوئی۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں یہ ذکر بھی مناسب ہے۔ کہ حاجی صاحب کی نیکی۔ خلوص اور احمدیت سے عشق کو دیکھکر میرے والد صاحب کو اسکے بارہ میں تحقیق اور جستجو کا خیال ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوا۔ اور علماء سے استفادہ کرنے کے لئے کلکتہ سے دیوبند۔ امرتسر سیالکوٹ اور قادیان جانے کا پروگرام بنایا۔ ان ایام میں لمبے سفر کے لئے صرف کالکا میل تھا۔ دونوں بھائیوں نے مل کر روانگی کے لئے ٹکٹ خریدے۔ بستر وغیرہ لے کر ہوڑہ سٹیشن گئے۔ مگر گاڑی میں سیٹ نہ ملنے کی وجہ سے واپس آگئے۔ اور اس سفر کو کسی اور دن شروع کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ کہ عمر نے وفا نہ کی اور ۱۹۰۹ء میں انکا انتقال ہو گیا غالباً ان کے اس نیک ارادہ کی ہی برکت سے ہی ہم احمدیت

اعانت "الفضل" کرنیوالے احباب

تبلیغ و اشاعت دین سے متعلق مرکز کی طرف سے جو بھی تحریک مخلصین جماعت کے سامنے آئے ہر مخلص احمدی دوست اس پر لبیک کہنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے چنانچہ گذشتہ دنوں نظارت اصلاح و ارشاد نے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں مختلف مقامات کے دورہ پر بھجوایا۔ خواجہ صاحب نے دورہ کردہ مقامات کے احمدی احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ نہ صرف خود اپنے نام روزنامہ الفضل جاری کرائیں بلکہ دوسروں تک پیغام حق پہنچانے کی غرض سے پبلک لائبریریوں یا ذی اثر اور معزز غیر از جماعت اصحاب کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے اعانت فرمائیں۔ چنانچہ جہاں اپنے نام کثیر تعداد میں احباب نے الفضل جاری کرایا ہے وہاں دوسروں کے نام الفضل جاری کرنے کیلئے مخلصین جماعت نے ایثار و قربانی کا کمال درجہ نمونہ دکھایا ہے۔ اعانت الفضل کرنے والے احباب کا نام ہم بطور شکریہ درج ذیل کرتے ہیں ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخلص بھائیوں کو اسلام و احمدیت کے لئے مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی گذشتہ قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

روزانہ پرچہ جاری کرانے والے احباب

مکرم میاں عبد اللطیف صاحب تحصیلدار حافظ آباد (ایک سال کیلئے)

عزیز خواجہ منصور احمد صاحب ابن مکرم عبد اللطیف صاحب گوجرانوالہ۔ (ایک سال کیلئے)

جماعت احمدیہ وزیر آباد بذریعہ مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت مقامی۔ (دو سال کیلئے)

مکرم میجر منظور حسن صاحب گجرات۔ (چھ ماہ کے لئے)

" میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ گجرات۔ (ایک سال کیلئے)

مکرم خواجہ محمد امین صاحب ٹھیکیدار گجرات۔ (چھ ماہ کے لئے)

الصادق کمشن شاپ بذریعہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب گجرات۔ (ایک سال کیلئے)

مکرم عبد القیوم صاحب ٹھیکیدار جہلم۔ "

" ٹھیکیدار محمود احمد صاحب " ۔ (دو سال کیلئے)

" ملک محمد اختر صاحب منتظم بی۔ ایس۔ سی جہلم۔ (چھ ماہ کیلئے)

جماعت احمدیہ گوجرخاں بذریعہ مکرم خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ وکیل۔ (ایک سال کیلئے)

محمد اسمٰعیل اینڈ سنز راولپنڈی۔ (")

مجلس خدام الاحمدیہ " (چھ ماہ کے لئے)

محترمہ امۃ الحی صاحبہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر راولپنڈی۔ (تین ماہ کے لئے)

مکرم ڈاکٹر قریشی مہر محمد صاحب صدر راولپنڈی۔ (ایک سال کے لئے)

" میجر چوہدری عزیز احمد صاحب راولپنڈی۔ (دو سال کے لئے)

(نوٹ: مکرم چوہدری صاحب نے ہر سال کسی پبلک لائبریری کے نام روزانہ پرچہ جاری کرنے کیلئے سالانہ قیمت ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔)

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی۔ (ایک سال کے لئے)

مکرم چوہدری نبی احمد صاحب مینجنگ ڈائرکٹر لمیٹڈ راولپنڈی۔ (پانچ لائبریریوں کے نام ایک سال کیلئے)

مکرم مولوی عبد الغفور صاحب مردان۔ (تین ماہ کیلئے)

" سیٹھی عبد العزیز صاحب پشاور۔ (")

" شیخ عبد الحی صاحب کیپٹن " (ایک سال کیلئے)

" سردار رشید احمد صاحب قیصرانی " (")

" مبشر احمد خانصاحب (احمد نگر) " (تین ماہ کیلئے)

" الحاج نوابزادہ محمد دین خانصاحب بنوں (ایک سال کیلئے)

" چوہدری ظہور احمد صاحب ابن مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب کھاریاں۔ (ایک سال کیلئے)

مکرم خواجہ عبد القیوم صاحب بی۔ اے حال کھاریاں چھاؤنی۔ (چھ ماہ کیلئے)

محترمہ بیگم صاحبہ میجر خواجہ نذیر احمد صاحب کھاریاں چھاؤنی۔ (چھ ماہ کیلئے)

جماعت احمدیہ چک سکندر ضلع گجرات (")

خطبہ نمبر جاری کرانے والے احباب

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب حافظ آباد (ایک سال کیلئے)

محترم شیخ محمد اکبر صاحب سیالکوٹی مرحوم بذریعہ مکرم شیخ محمد اصغر صاحب حافظ آباد۔ (چھ ماہ کیلئے)

مکرم مستری عبد الرحمن صاحب حافظ آباد۔ (")

" حکیم محمد لطیف صاحب حافظ آباد۔ (")

" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب " (")

" محمد عبد اللہ صاحب بزاز " (")

" میاں غلام محمد صاحب گھڑی ساز " (ایک سال کیلئے)

" میاں محمد فیروز صاحب مانگٹ اونچے (چھ ماہ کیلئے)

" میاں محمد شریف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ۔ (ایک سال کیلئے)

عزیز محمد حنیف صاحب شمس گوجرانوالہ (")

مکرم ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک " (چھ ماہ کیلئے)

محترمہ والدہ صاحبہ مکرم عبد الرشید صاحب " (ایک سال کیلئے)

مکرم بابو اقبال محمد خانصاحب " (")

" چوہدری اشرف علی صاحب ایمن آباد " (")

" خواجہ گلاب الدین صاحب گوجرانوالہ (چھ ماہ کیلئے)

" ماسٹر محمد شفیع صاحب کلاتھ مرچنٹ گوجرانوالہ۔ (ایک سال کیلئے)

مکرم بابو عبد القدیر صاحب گوجرانوالہ۔ (ایک سال کیلئے)

" انوار احمد صاحب " (چھ ماہ کیلئے)

" عبد الرشید صاحب سونو مرچنٹ۔ گوجرانوالہ۔ (ایک سال کیلئے)

مکرم ڈاکٹر ایس۔ ایم عبد اللہ صاحب وزیر آباد۔ (دو سال کیلئے)

مکرم چوہدری برکت علی صاحب گجرات (ایک سال کیلئے)

" " بشیر احمد صاحب سعد اللہ پور " (چھ ماہ کیلئے)

" خواجہ عبد اللطیف صاحب کلاتھ مرچنٹ جہلم۔ (ایک سال کیلئے)

" مرزا مراد بیگ صاحب کھدریالہ (")

" چوہدری عبد الغنی صاحب جہلم (")

جماعت احمدیہ بھون " (دو سال کیلئے)

مکرم حکیم محمد شریف صاحب کلرکہار (ایک سال کیلئے)

" چوہدری میاں خانصاحب " (")

" کیپٹن شیر زمان صاحب دولمیال (")

لجنہ اماء اللہ گوجرخان (")

مکرم راجہ بشیر احمد صاحب چنگا بنگیال (چھ ماہ کیلئے)

" محمد افضل صاحب کاپل راولپنڈی (ایک سال کیلئے)

" ادریس احمد صاحب بیڈ وپرکا " (چھ ماہ کیلئے)

" محمد شفیع صاحب سلیم پوری " (")

" شیخ خلیل احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او راولپنڈی (ایک سال کیلئے)

مکرم ملک عبد المالک صاحب راولپنڈی (")

" سید بشیر احمد شاہ صاحب ہاشمی " (")

" انوار احمد صاحب " (چھ ماہ کیلئے)

" چوہدری عطاء اللہ صاحب سرگودھوی راولپنڈی (ایک سال کیلئے)

" خواجہ عبد الرشید صاحب راولپنڈی (")

بولان ریڈیو " (")

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم بذریعہ چوہدری ٹریڈرز راولپنڈی (ایک سال کیلئے)

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میجر چوہدری عزیز احمد صاحب راولپنڈی (ایک سال کیلئے)

نجمہ عزیز صاحبہ بنت " " (")

محترمہ والدہ صاحبہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ویلنس۔ مردان (ایک سال کے لئے)

محترم مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ چھاؤنی۔ (ایک سال کیلئے)

مکرم نصیر احمد خانصاحب پبی (")

" ڈاکٹر عزیز الدین صاحب پبی (")

" شیخ منیر احمد صاحب پشاور (")

" چوہدری ریاض احمد صاحب گھمن پشاور صدر (دو سال کیلئے)

" عبد الماجد صاحب پشاور صدر (ایک سال کیلئے)

" شیخ عبد الصمد صاحب " (")

" محمود احمد صاحب محمود میڈیکل ہال راولپنڈی (ایک سال کیلئے)

" صوبیدار محمد عبد الصمد صاحب فاضل راولپنڈی (ایک سال کیلئے)

" ڈاکٹر مبارک احمد صاحب " (")

" عبد الرشید خانصاحب داؤد خیل (")

مکرم قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی شہر۔ (چھ چھ ماہ کیلئے آٹھ خطبہ نمبر)

" قریشی محمد شفیع صاحب مرحوم بذریعہ قریشی احمد شفیع صاحب (ایک سال کیلئے)

مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب قمر میانوالی۔ (ایک سال کیلئے)

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب واہ کینٹ۔ (چھ ماہ کے لئے)

مکرم محمد اسلم صاحب کھاریاں (ایک سال کیلئے)

" چوہدری سعید الدین صاحب کھاریاں۔ (ایک سال کیلئے)

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب کمانہ کھاریاں (چھ ماہ کیلئے)

" چوہدری رحمت خانصاحب کھاریاں۔ (ایک سال کے لئے دو خطبہ نمبر)

" سید بشیر احمد شاہ صاحب کھاریاں۔ (چھ ماہ کیلئے)

" چوہدری راج علی صاحب کھاریاں۔ (چھ ماہ کے لئے)

" کیپٹن راجہ محمد اسلم صاحب کھاریاں چھاؤنی (ایک سال کے لئے)

" میاں لال الدین صاحب کھاریاں۔ (ایک سال کے لئے)

" نصیر احمد صاحب سٹوڈنٹ کھاریاں۔ (ایک سال کے لئے)

عزیز احیاء الدین صاحب کھاریاں۔ (ایک سال کیلئے)

لجنہ اماء اللہ کھاریاں بذریعہ والدہ محترمہ عزیز احیاء الدین صاحب کھاریاں۔ (دو سال کے لئے)

مکرم چوہدری نور محمد صاحب چک سکندر۔ (ایک سال کے لئے)

" محمد رمضان صاحب چک سکندر (چھ ماہ کیلئے)

" ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید چک سکندر۔ (چھ ماہ کے لئے)

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب دھوریہ۔ (ایک سال کے لئے)

" مولوی رحمت علی صاحب دھوریہ۔ (ایک سال کے لئے)

کامیابی

شیخ خلیل الرحمن صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی کی دونوں صاحبزادیاں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرکے ایم اے اور بی اے میں کامیاب ہوئی ہیں اس خوشی میں مکرم شیخ صاحب نے ایک مستحق کے نام چھ ماہ کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید اعلیٰ تعلیم میں انہیں نمایاں کامیابی عطا کرے۔

(مینیجر الفضل)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ قاہرہ ۱۶ ستمبر متحدہ عرب جمہوریہ اور سعودی نے یمن میں ایک دوسرے کے خلاف معاندانہ سرگرمیاں بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے یہ اعلان سکندریہ میں سعودی عرب کے وزیر اعظم شہزادہ فیصل اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کی بات چیت کے بعد بیک وقت قاہرہ اور ریاض سے جاری کیا گیا ہے دونوں سربراہوں کے مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ اور سعودی عرب کی حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ یمن میں جنگ بندی کا نفاذ کرانے میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گی شہزادہ فیصل اور صدر ناصر کے مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ یمن کے جمہوری حکومت اور امام بدر کے اختلافات ختم کرنے میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں گے۔ دونوں حکومتوں کی یہ کوشش ہو گی کہ امام یمن اور یمن کی سرکاری فوج میں مسلح تصادم کے امکانات ختم ہو جائیں۔ دونوں حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ یمن میں متعلقہ فریقین کے اختلافات ختم کرانے اور مصالحت کے لئے خوشگوار ماحول پیدا کرنے میں ایک دوسرے سے پورا پورا تعاون کریں گی دونوں ملکوں کی یہ کوشش ہو گی کہ یمن کا تنازعہ پُر امن طور پر حل ہو جائے

★ لندن ۱۶ ستمبر۔ سنگز برج کے بارونق علاقہ میں پاکستانی طلباء کے لئے ہوسٹل تعمیر کیا جا رہا ہے پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر اے ٹی ایم مصطفیٰ نے اپنے حالیہ دورہ کے دوران ہوسٹل کی تعمیر کے منصوبہ کو آخری شکل دے دی ہے۔ لندن میں مقیم پاکستانی طلباء نے صدر ایوب کے حالیہ دورہ کے دوران ان سے درخواست کی تھی کہ طلباء کے قیام کے لئے ہوسٹل تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے صدر نے ایوب نے طلباء کی درخواست منظور کرتے ہوئے نائٹس برج کے علاقہ میں ہوسٹل کے تعمیر کرنے کے منصوبہ کی منظوری دے دی تھی۔

★ جکارتا ۱۶ ستمبر۔ انڈونیشیا کی خبر رساں ایجنسی انتارا کی اطلاع کے مطابق انڈونیشیا کی سرکاری فوج نے باغی سردار بتولہ کو گولی مار دی ہے ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اس کی نعش گذشتہ روز جنگل میں پڑی ملی۔ انڈونیشی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کل باغیوں اور سرکاری فوج میں جھڑپ ہو گئی تھی جس میں بتولہ ہلاک ہو گیا اور اس کے ساتھی اس کی نعش چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ یاد رہے کہ انڈونیشیا کی حکومت نے اعلان کر دیا تھا کہ بتولہ کو زندہ یا مردہ گرفتار کر لیا جائے۔ بتولہ قبل ازیں فوج میں لفٹیننٹ کرنل تھا کچھ عرصہ قبل وہ دو ہزار فوجیوں کو ساتھ لے کر فرار ہو گیا۔ وہ اپنے ساتھ بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود بھی لے گیا تھا۔

★ ماسکو ۱۶ ستمبر۔ بھارت کے صدر رادھا کرشنن کل رات ماسکو سے لینن گراڈ روانہ ہو گئے۔

★ لوسا کا ۱۶ ستمبر۔ شمالی روڈیشیا میں اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل آنجہانی داغ ہیمر شولڈ کی بین الاقوامی خدمات پر سیمینار منعقد ہوا جس میں زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

★ نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ بھارت کے پارلیمانی کانگرس بورڈ نے مرکزی اور صوبائی وزراء کے ضابطہ اخلاق کی منظوری دے دی ہے اور اسے توسیع کے لئے مرکزی حکومت کو بھیج دیا گیا ہے وزراء کے ضابطہ اخلاق کے مطابق مرکزی وزیر اعظم کو اور صوبائی وزراء اعلیٰ کو اپنے املاک کی فہرست پیش کریں گے۔ وزراء پر یہ پابندی بھی لگائی جائے گی کہ وہ تحائف قبول نہ کریں

★ یروشلم ۱۶ ستمبر۔ اسرائیل کی خفیہ پولیس اور سکاٹ لینڈ یارڈ کے ماہرین خاص قسم کے مشروب کا تجزیہ کر رہے ہیں سکاٹ لینڈ یارڈ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اس مشروب کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی اس کو پینے کے بعد بے ہوش ہو جاتا ہے اس حالت میں اس سے جو سوالات کئے جائیں وہ اس کا بالکل صحیح صحیح جواب دیتا ہے

★ لندن ۱۶ ستمبر۔ برطانوی حکومت کے باوثوق ذرائع نے تردید کر دی ہے کہ برطانیہ قبرص میں اپنا ایک فوجی اڈہ ترکی کو دینے کی تجویز پر غور کر رہا ہے۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ امریکہ کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایچیسن نے جنیوا میں قبرص کا بحران دور کرنے کی بات چیت میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ برطانیہ قبرص میں دکھلیا کا فوجی اڈہ ترکی کے حوالے کر دے اور اس کے بعد قبرص کو یونان سے الحاق کی اجازت دے دی جائے اس تجویز کے مطابق قبرص میں ترکوں کے مفادات کی حفاظت کے لئے جزیرہ میں ترکی کی فوج موجود رہے گی۔ ترجمان نے بتایا کہ برطانیہ اپنے اڈہ کو ترکی کو منتقل کرنے کی تجویز پر غور نہیں کر رہا ہے اور نہ ہی امریکہ نے برطانیہ سے اس قسم کی درخواست کی ہے

★ پیرس ۱۶ ستمبر۔ جمہوریہ چین کی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ اتوار اور پیر کی روز امریکہ کے جنگی بحری جہاز چین کے علاقائی سمندر میں داخل ہو گئے۔ قبل ازیں بھی چین نے احتجاج کیا تھا کہ جمعہ اور سنیچر کو امریکی جہازوں نے چین کے علاقائی سمندر کی خلاف ورزی کی ہے۔

امانت تحریک جدید

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا۔ اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے

پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہے اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے"

حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں آج ہی امانت تحریک جدید میں اپنا حساب کھلوا کر حسنات دارین حاصل فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

دو نادر کتابیں

★ ۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اشعار کا انگریزی نظم میں ترجمہ
مترجم جناب صوفی عبد القدیر صاحب نیاز

★ ۲۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کے رسالہ رحمۃ اللعالمین کا انگریزی ترجمہ
مترجم جناب صوفی عبد القدیر صاحب نیاز

ملنے کا پتہ:- دفتر ریویو آف ریلیجنز ربوہ ضلع جھنگ

هو الشافی

مطب

حکیم محمد شفیع

زنانہ اور مردانہ امراض کا کامیاب علاج

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

خریداران الفضل سے ضروری گذارش

خریداران الفضل اس بات کو اچھی طرح نوٹ فرمالیں کہ دفتر الفضل کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت یا اپنے ایڈریس تبدیل کراتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اکثر احباب اپنے ایڈریس کی تبدیلی کے لئے دفتر ہذا کو لکھ دیتے ہیں مگر چٹ نمبر کا حوالہ نہیں دیتے احباب نوٹ فرمالیں کہ اگر ان کا چٹ نمبر ایڈریس کے ساتھ نہ ہوا تو ایڈریس تبدیل کرنے میں تاخیر کی ذمہ داری خود ان پر عاید ہو گی!

(مینیجر الفضل)

لائلپور کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم شیخ سعید احمد صاحب ابن محمد رفیق صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل

معرفت مراد کلاتھ ہاؤس

لائلپور

سے حاصل کریں۔ (مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

حکومت ہر شخص کو مکان مہیا کرنے کے لئے کوشاں ہے

اضافی بستیاں بسانے کے ۳۳ منصوبے زیرِ عمل ہیں

لاہور ۱۷ ستمبر — گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا ہے کہ حکومت رہائش کے مسئلہ کو جلد از جلد حل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ ہر شخص کو مناسب رہائشی سہولتیں حاصل ہو جائیں۔ اس وقت صوبے میں اندازاً اڑھائی لاکھ خاندان بے گھر ہیں حکومت محدود وسائل اور بیشتر دشواریوں کے باوجود اس مسئلہ کی طرف معقول توجہ دے رہی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ حکومت ۱۹۶۳ء تک ایک لاکھ بتیس ہزار خاندانوں کو رہائش کی سہولتیں فراہم کر چکی ہے اور اضافی بستیاں بنانے ۳۳ منصوبوں پر تیزی سے عمل درآمد ہو رہا ہے۔ ان میں سے انیس مکمل ہونے کے قریب ہیں۔ مکانات تعمیر کرنے والے نجی اداروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دی جا رہی ہیں ان سے رہائشی مکانات پر ٹیکس بھی نہیں لیا جا رہا۔ گورنر نے بتایا کہ اس سال صوبائی دارالحکومت میں نو کروڑ روپے کے خرچ سے نئے مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔ ان میں سے تین ہزار چھوٹے مکانات معمولی آمدن والے لوگوں کے لئے تعمیر کئے جائیں گے۔ اس سے علاوہ مکانات کی تعمیر کے لئے دس ہزار پلاٹ کم آمدن والوں کے لئے اور تین ہزار پلاٹ دیگر طبقے کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔

صوبائی گورنر نے بتایا کہ حکومت شہری منصوبہ بندی اور مکانات کی تعمیر کو قانون اور قواعد کے تحت جاری رکھنا چاہتی ہے اس سلسلے میں عنقریب صوبائی اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جائے گا۔ حکومت رہائشی ضرورتوں سے آگاہ ہے اور رہائشی مشکلات حل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اس کی کوشش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سرکاری وسائل آمدن والے طبقے کے کام آئیں کیونکہ یہ طبقہ عملی امداد کے بغیر رہائشی مسئلہ حل کرنے کی استعداد نہیں رکھتا حکومت اسی لحاظ کے مطابق سب کچھ کر رہی ہے۔ دوسرے منصوبے کے دوران میں حکومت چھیاسی کروڑ روپے خرچ کر چکی ہے۔

انہوں نے کہا حکومت عوام کو مناسب خوراک اور لباس مہیا کرنے کے مسائل سے بھی غافل نہیں ہے ان پر بھی پوری توجہ دے رہی ہے یہ تمام مسائل بتدریج حل کئے جا رہے ہیں۔

کہا گیا تھا کہ کشمیریوں کے نزدیک مسئلہ کشمیر ختم ہو چکا ہے اور پاک و ہند دوستی سے اس مسئلہ کا کوئی تعلق نہیں لیکن عوام نے اس اعلان پر دستخط نہیں کئے ان کا مطالبہ ہے کہ ریاست کا مستقبل رائے شماری سے طے کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد ہی پاک و ہند تعلقات بہتر ہوں گے۔

اتر پردیش حکومت کے خلاف مظاہرے

لکھنؤ میں سیکرٹریٹ کے سامنے تصادم

نئی دہلی ۱۷ ستمبر — (آل انڈیا ریڈیو)

اتر پردیش میں گرانی اور غذائی قلت کے خلاف متحدہ سوشلسٹ پارٹی کی مہم جاری ہے اور اس کے رضا کار اپنے آپ کو گرفتاریوں کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ کل الہ آباد میں ۳۳ افراد گرفتار کئے گئے ان میں صوبائی اسمبلی کے رکن مسٹر ستیہ نارائن پانڈے بھی شامل ہیں۔ لکھنؤ میں ۷۳ گرفتاریاں ہوئیں۔ اب تک سوشلسٹ پارٹی کے ۳۰۰ کے قریب رضا کار گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

لکھنؤ میں کل پولیس اور مظاہرین میں ہلکا سا تصادم ہوا۔ مظاہرین نے جلوس کی شکل میں سیکرٹریٹ کے اندر گھسنے کی کوشش کی جسے پولیس نے ناکام بنا دیا۔ اور لاٹھی چارج کر کے ہجوم کو منتشر کر دیا۔

ناصر یوگوسلاویہ کا دورہ کریں گے

بلغراد ۱۷ ستمبر — معلوم ہوا ہے کہ صدر ٹیٹو غیر جانبدار ممالک کی کانفرنس کے موقع پر صدر ناصر کو یوگوسلاویہ کا دورہ کرنے کی دعوت دیں گے اس بات کا بھی امکان ہے کہ صدر ٹیٹو کئی دوسرے سربراہوں کو بھی یوگوسلاویہ کے دورہ کی دعوت دیں۔

جزیرہ مالٹا اگلے ہفتہ آزاد ہو جائیگا

لنڈن ۱۷ ستمبر — اگلے پیر کو بحیرہ روم کا جزیرہ مالٹا خود مختار ہو جائے گا سالِ رواں کے شروع میں مالٹا کی حکومت اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جس کے تحت مالٹا کی آزادی عمل میں لائی جائے گی۔

بھارتی پارلیمنٹ سے مخالف ارکان کا واک آؤٹ

نئی دہلی ۱۷ ستمبر — کل بھارتی پارلیمنٹ میں شاستری حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی بحث کے دوران مخالف ارکان ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے۔ انہوں نے یہ واک آؤٹ سپیکر کے فیصلے کے بعد کیا جب مخالف ممبر کی تقریر کے کچھ حصے حذف کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

رائے شماری کے خلاف بھارتی مہم ناکام

مظفر آباد ۱۷ ستمبر — بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کے خلاف جو مہم چلائی تھی بری طرح ناکام ہو گئی ہے۔ ریاست میں ایک اعلان پر لوگوں کے دستخط لئے جا رہے ہیں جس میں

مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب کاٹھگڑھی کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب (حکیم) کاٹھگڑھی حال چک ۹۴ ج ب ضلع جھنگ جو ربوہ میں قریباً تین ہفتے سے زیرِ علاج تھے۔ مورخہ ۹/۹/۶۶ کو پونے بارہ بجے قبل دوپہر قریباً ستر سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ محترم مولانا جلال الدین شمس نے اسی روز بعد نماز مغرب پڑھائی اور آٹھ بجے شب انہیں عام قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ مشرقی افریقہ نے کرائی۔ احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ یہ پرانے اور مخلص احمدی تھے۔ بہت مہمان نواز۔ ملنسار اور سلسلے کا درد رکھنے والے تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا ہونے کی دعا کریں۔ نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین (عبد الرحیم خاں کاٹھگڑھی ربوہ)

آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

ربوہ میں مورخہ ۲۵ تا ۲۷ ستمبر شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں پاکستان ریلوے۔ واپڈا۔ سیالکوٹ سرگودھا اور سابق سندھ کی مشہور ٹیموں کے نامور کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ جن کا کھیل دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

چونکہ اس ٹورنامنٹ کا مقصد اس قومی کھیل کا شوق پیدا کرنا اور نئے کھلاڑی تیار کرنا ہے اس لئے ٹکٹ داخلہ کی شرح برائے نام رکھی گئی ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے:۔

	بڑوں کے لئے	بچوں کے لئے
(۱) یومیہ ٹکٹ	پچاس ۵۰ پیسے	پچیس ۲۵ پیسے
(۲) سیزن ٹکٹ	ایک روپیہ	پچاس ۵۰ پیسے
(۳) نشست گاہ خاص	دس ۱۰ روپے	پانچ روپے

آپ کی شرکت کھلاڑیوں اور منتظمین کی حوصلہ افزائی کا موجب ہوگی۔

(سیکرٹری آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ)

ضروری اعلان

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول کی چند خالی آسامیوں (برائے ٹیچرز) کے لئے جن خواتین نے درخواستیں بھجوائی ہیں انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ۱۹ ستمبر ۶۶ء بروز ہفتہ ساڑھے سات بجے دفتر سکول ہذا میں پہنچ جائیں تاکہ انٹرویو لیا جا سکے۔

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

ایوب شاستری ملاقات ضروری ہے

نئی دہلی ۱۷ ستمبر — (آل انڈیا ریڈیو) بھارت کے سروودیہ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے اعلان کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر سلجھانے میں مجھے کچھ کامیابی ہوئی ہے لیکن صدر ایوب اور مسٹر شاستری ہی تنازعہ کشمیر کا کوئی حل تلاش کر سکتے ہیں اور دونوں ملکوں میں اچھے تعلقات کی خاطر ان کی ملاقات ضروری ہے وہ دہلی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ رائے شماری اور تقسیم کے ذریعہ اس جھگڑے کو نہیں چکایا جا سکتا کیونکہ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جن پر دونوں فریقوں میں کوئی نہ کوئی اعتراض

کرتا ہے۔

مسٹر جے پرکاش نارائن حال ہی میں پاکستان کا دورہ ختم کرنے کے بعد دہلی واپس پہنچے ہیں۔